تحقیقات! تحقیقات! تحقیقات!

حکیم ضیاء الرحمٰن (اپریل 1996ء)

ملک کی ۱۲ کروڑ کی آبادی کو جو گھاؤ گیارہ کھلاڑیوں نے دیا ہے وہ قابل برداشت ہے۔اس گھاؤ کے لئے کروڑوں روپے کے اخراجات کا نقصان بھی قوم برداشت کر گئی اس خیال سے کہ کھیل آخر کھیل ہے۔اور ہار کھیل کا حصہ ہے۔پھر بھی۔لیکن وہ گھاؤ جو سونیا گاندھی کے بیان نے دیا ہے اس نے پوری قوم کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ہمارے دو قومی نظریے کی جس طرح تذلیل کی گئی ہے اس کے لیے صرف اور صرف فرد واحد ذمہ دار ہے۔جس نے ورلڈ کپ کلچر شوز کے نام پر پوری قوم کو رسوا کر کے رکھ دیا ہے۔سرکاری سطح پر ان ٹی وی پروگراموں کی تحقیقات کا فیصلہ کیا گیا ہے جن کی وجہ سے آج سونیا گاندھی کو موقع ملا کہ وہ ہمارے اسلامی رہن سہن اور دو قومی نظریے کو شکست دینے کی باتیں کرنے کے قابل ہو گئی ہے۔تحقیقات کے نتائج کیا نکلیں گے؟اس سے قبل سقوط ڈھاکہ جیسے المیہ سمیت بڑے بڑے معاملات کی تحقیقات کا حکم دیا گیا۔کیا ان میں سے ایک بھی نتیجہ بطور ثبوت پوری قوم کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے؟جواب ہے۔نہیں۔تو پھر اس انکوائری کے نتائج کیا نکلیں گے۔اس سے پوری قوم نتائج آنے سے پہلے ہی آگاہ ہے۔اس خانہ پری اور قوم کو الو بنانے کی رسم اب ختم ہو جانی چاہیے۔ٹی وی کی چیئر پرسن کو خود ہی یہ ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جانا چاہیے۔اور پوری قوم سے معافی مانگنا چاہیے۔اس کے لئے تحقیقات کے نام پر کروڑوں روپے مزید خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔

الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں۔خدا ایک۔رسول ﷺ ایک قرآن ایک کے امین۔ہمیں تو پوری دنیا کو مشترکہ آفاقی قدروں کی زنجیر میں پرو دینے والے پروگرام پیش کرنا چاہئیں ہم داعی ہیں اس بات پر ہمیں فخر ہے۔ہم بیرونی کلچر کو اپنا کر مدعو کیوں بنیں۔غیر مسلم اقوام کا تو ازل سے ہی یہ وطیرہ چلا آرہا ہے کہ وہ اسلام دشمنی کرے۔سونیا گاندھی کی متکبرانہ باتوں کا جواب تو خدا تعالیٰ خود دے دیتا ہے جیسے کہ اگلے ہی دن اس کی ٹیم کو ذلت آمیز شکست کی صورت میں مل گیا۔یہ جنگ ازل سے جاری ہے۔لیکن اقوام عالم یہ اچھی طرح جانتی ہیں کہ جب بھی حق و باطل کا معرکہ ہوا حق غالب رہا۔اہل اسلام کی صفوں میں چھپے ہوئے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے کتنے ہی محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی آج بھی سر ہتھیلی پر لئے موقع کے منتظر ہیں۔سونیا گاندھی تو ایک اکائی ہے۔دین اسلام اور پاکستانی قوم کے دو قومی نظریے کو وہ کیا شکست دے گی۔نہ اس بیان کی کوئی حیثیت ہے اور نہ سونیا گاندھی کی۔البتہ ہنود و یہود کے ہمارے صاف ستھرے کلچر میں در آنے اور پوری قوم کو گمراہ کرنے والے پروگراموں کی پشت پناہ قوتوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ہمارے ٹی وی اور ریڈیو جیسے میڈیا پر ہمیشہ سے سرکاری کنٹرول رہا ہے۔اور یہ ممکن ہی نہیں کہ کلچرل میلوں کے نام سے پیش کئے جانے والے گھٹیا اور بازاری قسم کے پروگراموں سے ذمہ دار حضرات واقف نہ ہوں۔جبکہ ان پروگراموں میں خود متعلقہ صوبوں کے وزرائے اعلیٰ بھی موجود تھے۔ان پروگراموں کے بارے میں تحقیقات کر کے وقت ضائع کرنے کے بجائے رعنا کی رعنائیوں کو سختی سے روک دینا ہی وقت کا اہم تقاضا ہے۔

ہفتہ نسواں اور اسلام

گذشتہ ماہ پورے ملک میں ہفتہ خواتین منایا گیا۔جس میں ٹی وی ڈراموں۔علامتی کہانیوں خصوصی اخبار ایڈیشنوں میں زور اس بات پر دیا گیا کہ عورت آج بھی دنیا کی سب سے زیادہ مظلوم اور قابل رحم مخلوق ہے۔اور یہ کسی حد تک ہے بھی درست۔قدرت کا یہ حسین شاہکار ہر دور میں اور ہر معاشرے میں مظلوم رہا ہے۔ہندوستان یونان اور مصر وغیرہ کے قدیم معاشرہ میں تو اسے جانوروں سے بھی پست تصور کیا جاتا تھا۔دور جاہلیت میں عرب عورت کے وجود سے جنم لینے کے باوجود اسے اپنے لئے باعث عار خیال کرتے تھے اور پیدا ہوتے ہی اسے زمین میں زندہ گاڑھ دیتے تھے۔

آج کے جدید ترین دور میں بھی عورت کی حیثیت محض ایک گڑیا کی سی ہو کر رہ گئی ہے۔کونسا ایسا اشتہار ہو گا جس میں اپنی مصنوعات کو بیچنے کے لئے اس گرانقدر مخلوق کو استعمال نہیں کیا جاتا۔اہل مغرب نے تو آزادی نسواں کے نام پر عورت کو اس قدر ننگا کر کے رکھ دیا ہے کہ خود تحریک آزادی نسواں کا علمبردار یورپ چیخ اُٹھا ہے۔لیکن یہ اسلام ہی ہے جس نے عورت کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے اسے عزت وقار کے اس مقام بلند کر بٹھا دیا جہاں وہ اگر ماں ہے تو اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔بیٹی ہے تو شرم و حیا اور عزت و عصمت کا سمبل اور بہن ہے تو بے لوث وبے ریا۔

بچوں کی تربیت اور خاندان کے معمار کی حیثیت سے عورت کی حیثیت مرد سے بھی بڑھ کر ہے۔خود قرآن پاک میں خواتین کے حقوق و فرائض کے بارے میں دو مکمل سورتیں اور ستره آیات موجود ہیں خواتین کے حقوق، معاشرتی و وراثتی مسائل، عورت کی زینت و آرائش شرافت و پاکیزگی اور جرم زنا کے بارے میں ان آیات مقدسہ میں ذکر موجود ہے۔خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ اچھا ہو''۔ایک جگہ اور فرمایا ''بلند مرتبہ لوگ عورت کی عزت و احترام کرتے ہیں اور پست لوگ انہیں ذلیل وخوار کرتے ہیں''۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن میں اس شخص کا دشمن ہوں جو

کسی (جائز) وجہ کے بغیر اپنی بیوی کی پٹائی کرے۔'' اسی طرح عورت کو مخاطب کرتے ہوئے بھی فرمایا کہ ''اس عورت کا کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوگا جو اپنے خاوند کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی اور اس سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کرتی ہے جس کو پورا کرنے کی خاوند استطاعت نہ رکھتا ہو۔ وہ (عورت قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گی جب اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا''۔

اسلام عورتوں کی معاشرتی ترقی کا مخالف نہیں ہے ہمارا دین متین تو مرد اور عورت دونوں کو ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ دورِ جاہلیت میں مجبور و مقہور عورت کو آزادی دے کر مردوں کے برابر لانے کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ مرد کے شانہ بشانہ اپنے ذمہ حقوق اپنی مکمل آزادی اور عقل و فراست سے ادا کر سکے۔ جو مقام اسلام نے عورت کو دیا ہے اس کی مثال دیگر مذاہب عالم میں کہیں نظر نہیں آتی عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر مردوں کے برابر لا کھڑا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اولاد کی تربیت دین اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں سے کریں۔ وہ خالد بن ولید، عمرو بن العاص، محمد بن قاسم، یوسف بن تاشفین، صلاح الدین ایوبی جیسے سپہ سالاران اسلام پیدا کر سکیں جو اپنے دین اور وطن کی سرحدوں کی حفاظت کر سکیں۔ عورت کے ساتھ ہونے والی معاشرتی ناانصافیوں کے خلاف آواز اُٹھانا عورت کا حق ہے۔ لیکن آزادی ملنے کے بعد اہلِ مغرب کی تقلید کرتے ہوئے ٹی وی جیسے موثر میڈیا پر بے حیائی اور گری ہوئی حرکات کا مرتکب ہونا قابلِ تعزیر ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ عورت کو اس مقام پر لانے والا مرد ہے حالانکہ دنیا میں کوئی ایسی قوت موجود نہیں جو عورت کو اس کی منشاء و مرضی کے بغیر ناجائز اور گناہ آلود زندگی کے لئے مجبور کر سکے۔ یہ عورت کی تربیت ہی کا اثر ہوتا ہے کہ بچہ جب مرد بنتا ہے تو وہ ڈانس پارٹیاں بنا کر کانوں میں مندریاں ڈالے بال بڑھائے خواتین کی بانہوں میں بانہیں ڈالے سٹیج پر ناچتا اور نچاتا نظر آتا ہے۔ اب ہماری نیک خواتین کی ذمہ داری ہے کہ وہ آزادی نسواں کے مطالبے کے ساتھ ساتھ اپنے مکتب اول (گود) کو بھی پاکیزہ بنائیں۔

خلا۔۔۔۔جو کبھی پر نہیں ہوگا۔

گذشتہ ماہ ملک کی مائیہ ناز ادبی شخصیت جناب محمد شریف نسیم حجازی وفات پا گئے۔ اسلام کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ تاریخ اسلام اور مجاہدین اسلام کے کردار کو جس خوبصورت اور دلپذیر پیرائے میں انہوں نے اجاگر کیا وہ صرف انہی کا حصہ تھا۔ میدان جنگ کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچتے تھے کہ پڑھنے والا اپنے آپ کو اس میدان جنگ میں لڑنے والے مجاہدین کی صف میں محسوس کرنے لگتا تھا۔ محمد بن قاسم سے لے کر سفید جزیرہ تک میں نے ان کی تمام کتابوں کو کئی بار پڑھا اور ہر بار نہ صرف یہ کہ ایک نیا لطف محسوس کیا بلکہ تاریخ اسلام سے زیادہ سے زیادہ آگاہی کا شرف بھی حاصل کرتا رہا۔ وہ میدان جنگ میں آگ کو گلزار اور موت کو زندگی بنتے ہوئے دکھا دیتے تھے کہ دشت و جبل میں مجاہدین اسلام کے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے گھوڑوں کی ٹاپیں اور تلوار و ڈھال کی کھنک صاف سنائی دیتی تھی۔ وہ بڑے عظیم انسان تھے میدان، بدر سے لے کر ۱۹۴۷ء تک چودہ سو سال تک ہونے والی جنگوں اور ان جنگوں کے پیچھے ہندو و یہود کی طرف سے ہونے والی سازشوں کو پورے وثوق و ثبوت کے ساتھ اس طرح احاطہ تحریر میں لے آئے کہ آج تک کسی میں ان کی تردید کرنے کی ہمت نہیں ہو سکی نسیم حجازی ایک سچے مسلمان اور قومی درد رکھنے والے بطل جلیل تھے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ تو کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔ البتہ اپنی تحریروں اور اسلامی ناولوں میں کی گئی تبلیغ دین کی شکل میں وہ ہمیشہ ہم میں زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور انہیں ان کی خدمت کا صلہ عظیم عطا کرے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆